السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی سے ایک تحریری معاہدہ کیا ہے کہ اگر میں اسے طلاق دوں تو مبلغ بیس ہزار ریال سعودی ادا کروں گا، کیا صرف معاہدہ کرنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے اور مجھے حسب معاہدہ مبلغ بیس ہزار سعودی ریال ادا کرنا ہوں گے یا عملی طور پر طلاق دینے سے طلاق ہوگی، اس سلسلہ میں مجھے فتویٰ درکار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ صورت مسؤلہ میں اگر سائل نے صرف تحریری معاہدہ ہی کیا ہے اور عملی طور پر طلاق نہیں دی تو صرف معاہدہ کرنے سے طلاق واقع نہ ہوگی اور نہ ہی اسے کوئی رقم ادا کرنا پڑے گی کیونکہ یہ صرف ایک معاہدہ ہے جس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ معاہدہ طلاق اور عملی طلاق میں بہت فرق ہے، یہ ایسے ہی ہے جس طرح ایک آدمی کسی کمپنی میں کام کرنے کے لئے کوئی معاہدہ کرتا ہے اور اس میں درج ہوتا ہے کہ اسے کام کرنے کا اتنا معاوضہ دیا جائے گا، اب ظاہر ہے کہ وہ حسب معاہدہ کام کرنے کے بعد معاوضہ کا حقدار ہوگا، بصورت دیگر صرف معاہدہ کرنے سے اسے کچھ نہیں ملے گا۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا تھا کہ اگر تم دنیا کا سازوسامان چاہتی ہو تو میں تمہیں کچھ دے کر اپنی زوجیت سے فارغ کر دیتا ہوں اور اگر تم اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کی طلبگار ہو تو تمہیں اللہ کے ہاں بہت اجر ملے گا۔ اس کی تفصیل سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۸۲ میں موجود ہے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب کیا تو اس اختیار کو کچھ حیثیت نہ دی گئی اور نہ اسے کچھ شمار کیا گیا۔[1]

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ محض اختیار دینے کو طلاق شمار نہیں کیا گیا کیونکہ عملی طور پر طلاق نہیں دی گئی تھی۔ صورت مسؤلہ میں بھی صرف معاہدہ ہوا ہے، عملی طور پر طلاق نہیں دی گئی۔ لہٰذا صرف معاہدہ کرنے سے طلاق نہیں ہوگی اور نہ ہی سائل کے ذمے کسی قسم کی ادائیگی ضروری ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الطلاق: ۵۲۶۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:342

محدث فتویٰ